© rasailojaraid.com

یہ مشورہ نہ دیں کہ وہ محض اپنے نفس کی تسکین کے لئے سوسائٹی کے خلاف اتنے سخت جرم کا ارتکاب کر گزرے۔ کیا یہ لوگ کسی شخص کو یہ مشورہ دینے کی جراٴت کریں گے کہ جب کسی کے خلاف اس کا جذبۂ انتقام ناقابلِ برداشت ہو جائے تو وہ اسے قتل کر دے، اور جب کسی چیز کے حاصل کرنے کی خواہش اسے بہت ستائے تو وہ چوری کر ڈالے؟ اگر ایسے مشورے دینا وہ ناجائز سمجھتے ہیں تو جذبۂ شہوت کی تسکین کے لئے وہ زنا کا مشورہ دینے کی جراٴت کیسے کرتے ہیں۔ حالانکہ زنا کسی طرح بھی قتل اور چوری سے کم جرم نہیں ہے۔ آپ اس جرم کی شدت کو سمجھنے کے لئے ایک مرتبہ پھر میری کتاب پردہ کے وہ حصے پڑھئے جن میں میں نے زنا کے اجتماعی نقصانات پر بحث کی ہے۔

(ا-م)

۱۹۴۷ء کے فسادات اور اموالِ متروکہ کا حکم وغیرہ

سوال:

(۱) موجودہ پاکستان دار الحرب ہے یا دار الامن (دار الاسلام)؟

(۲) ۱۹۴۷ء میں جو ہندو مسلم فساد پاکستان میں ہوا اس میں ہندوؤں کے اموال مسلمانوں پر حلال تھے یا حرام؟ اور ان کے قتل کا اس صورت میں مواخذہ قیامت میں ہوگا یا نہ جب کہ انھوں نے کوئی پیش دستی نہ کی ہو؟

(۳) ہندوؤں کے اموالِ متروکہ جو اب موجود ہیں وہ کس کی ملکیت شمار ہوں گے، نیز ان اموال کا کوئی حصہ ایک مسلمان اپنے تصرف میں لائے تو اس کے لئے از روئے شریعت کیا حکم ہے؟

(۴) اگر حکومتِ پاکستان کا کوئی سرکاری ملازم اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں بغیر اجازت افسران کچھ وقت مسجد کی مرمت میں صرف کرے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب:

ان سوالات کے جواب میں فتویٰ دینا تو کسی مفتی کا کام ہے۔ آپ پاکستان کے صاحب فتویٰ علماء میں سے

© rasailojaraid.com